صریٰ
منشورِ محمدی

منشورِ محمدی ۱ الٰہی | شایع ہوتا ہے ماہ تا بماہی | انجیل وزبور پر بھاری ہے | صد بار مفخر و مباہی

فرمانِ سلطانِ سلف سا شہ مرفوع | توقیعِ خطِ آیتِ منشورِ محمدی | توریت و ہم انجیل پر افضل ز تنزیل | چون گشت علم رایتِ منشورِ محمدی

نمبر ۱۳ | مطبوعہ ۵ جمادی اول سنہ ۱۲۹۴ ہجری مطابق ۱۹ مئی سنہ ۷۷ مسیحی | جلد ۶

اشتہار قیمت اخبار منشورِ محمدی کے

سالانہ قیمت مع محصول ڈاک چہ قیمت کل خریداروں سے پیشگی لیجائیگی مابعد کی کچھ شرط نہین جن صاحبونکو اس پرچہ کی نسبت کچھ خاص کتابت کرنی منظور ہو یا زر قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بنام محمد شریف مہتمم و مالک مطبع و اخبار منشورِ محمدی واقع معسکر بھوپال کے نام روانہ فرماوین

التماس ضروری

مشتریان منشورِ محمدی کے خدمات مین زر باب ارسال قیمت اخبار کئی مرتبہ التماس کرتے کرتے تھک گئے پر وے صاحبان ایسی کم توجہی و تغافل کو کام فرمائے کہ قیمت اخبار نہین روانہ کئے جسکے ذمہ دو تین تین سال کی قیمت باقی ہی وے بھی ایسے انجان ہو گئے کہ ہمارے اس التماس کو دیکھتے ہی نہین۔ اب پھر ہم گذارش کرتے ہین کہ تمام باقیدار صاحبان بمجرد قیمت پیشگی و بقایا بیباق فرماوین اور نیز وہ صاحبان بھی جو مدام قیمت پیشگی و عطیہ بلا طلب عنایت فرماتے ہین توجہ دریغ نہ رکھین تاکہ مطبع کا کام چلتا رہے

نامہ نگارون اور مضامین نویسونکی خدمت مین عاجزانہ التماس

جن صاحبونکو منشورِ محمدی کی خریداری منظور ہو یا مضامین نجیب کو شوق ہو انکو چاہئے کہ اپنا نام و نامہ شہر و مضامین وغیرہا بخط خوش تحریر فرماکر ہمارے مطبع کو روانہ فرماوین فوراً تعمیل اسکی وقوع مین آوے گی والا نہ اسکی تعمیل غیر ممکن ہی بہتیرے خطوط و مضامین ایسے رشت خطے ناظم منشورِ محمدی کے نام پر آتے ہین کہ اصلاً پڑھا نہین جاتا نہ نام شہر وغیرہ معلوم جب ایسے خطوط و مضامین نامہ نگارون کے آوینگے تو کیونکر نام پر اخبار روانہ ہو سکیگا اور مضامین درج ہونگے فقط

کی اسبات نے خلیفہ کے دل پر نہایت اثر کیا چنانچہ
دولت عثمانیہ مین بھی عدالت بدرجہ غایت مرعی ہی اور
بروقت مراعات شرعیہ کے سلطان مین اور رعایا
مین کچھ فرق نہین کیا جاتا ہی اسی سبب سے علمای اسلام محترم
ہین پس دین شی واحد ہی اور مابین حق تعالی اور اسکے بندون
کے اور جملہ اہل ملل ظاہر حال کو دیکھکر اوسی پر حکم دیتے ہین
اسی بنیاد پر ہمنے آپکا نام منجملہ مین علاے اسلام کے داخل
کیا تاکہ دنیا وعقبی مین آپ کی اسلام کی شہادت دین
اب ہم بعض امور دینیہ بالاجمال آپ پر ظاہر کرتے ہین کہ مبنا
دین کی فقط دو کلمہ مین ہین ایک تصدیق وحدانیت خدا
جو عربی مین لا الہ الا اللہ ہی اسمین رد مشرکین ہی جو چند
خدا قرار دیتے ہین دوسری اقرار رسالت محمد مصطفے
کا ہی جو بلفظ محمد رسول اللہ تعبیر ہوتا ہی اسمین رد انکار
نبوت رسول مقبول کا ہی چونکہ انصار امشرک نہین ہین
پس کلمہ ثانی مین البتہ ہمارا انکار اختلاف سمجھا جاویگا
اور جو اکثر لوگ قایل تثلیث ہین اوسکا سبب یہہ ہے
کہ یہہ لوگ امور سیاست اور تجارت کی طرف منہمک
ہین وہ علم کلام کیطرف توجہ نہین کرتے جیسا کہ ہم لوگون
مین توجہ اور وقت نظر ان امور کیطرف ہی اور دنیا مین
اوکیا کم ہین احکم عقل کثرت سے ہین پس ایسی جگہ
کثرت پر حکم کرنا خطاے محض ہی اور ہم ایسے عقاید کو
میزان صحیح یعنے علم منطق اور مسلمات فنون ہندسہ سے
توتے ہین مثلا مسلم ہی کہ کل ہمیشہ جزو سے بڑا ہوتا ہے

پس شی وہی ہی جو اسکا نفس ہے کوی دوسری چیز نہین
ہوسکتی ہی اور کوی شی آن واحد مین واقع اور غیر واقع
نہین ہوسکتی پس اسکے خلاف ہم اعتقاد نہین کرسکتے ہین
اگر کوی آیت وحدیث اسکے خلاف پاوینگے ضرور اسکی
تاویل کرینگے اور سقطے جو بدیہات مین مخلوط ہون وہ
ہمارے اعتقاد کو نہین ہلا سکتے ہین اسی نظر سے ہم قول
نہین کرسکتے ہین کہ ایک تین ہی اور تین ایک ہی اسلئے
کی تصدیق بے شک کرتے ہین کہ حضرت عیسی بدون باپ
کے پیدا ہوے اگر اسپر کوی کمسٹر معارضہ کرے کہ
وجود مولود کا بغیر والد کے ممکن نہین ہی تو ہم اوسکا
معارضہ دلایل عقلیہ سے جو اس باب مین بخوبی کرینگے
اور یقین کرینگے کہ دلایل کمسٹری علوم متعارفہ کی طرح
واجب التصدیق نہین ہین جیسا کہ کتب متداولہ منطق سے
واضح ہی چنانچہ رسالہ مختصر بزبان ترکی موسوم بمعیار سداد
اور مصحف شریف اور اور بعض رسایل بذریعہ مہتمم پلک
ورک کے آپ کے پاس پہونچینگے پس جو شخص ان دونو
کلمون یعنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر تصدیق کرے
وہ مسلمان برحق ہے لیکن معرفت اسکی اسلام کی
اور شہادت اوسپر اوسوقت ہوگی کہ جب وہ تصدیق
اور اقرار باللسان ان دونو کلمون کا کرے اور جو زبان
سے اسکا اقرار کرے اور دل سے منکر ہووے وہ
منافق اور بدتر کافر سے ہی اسیواسطے جبراً کسیکو
مسلمان نہین کیا جاتا ہی البتہ بطور نصیحت کے سمجھاتے

ہین تاکہ دل اسکا راغب ہو جاوے یہہ بات جبر سے
نہین ہو سکتی ہی بلکہ جبر سے نفاق آویگا جسکا درجہ کفر
سے بدتر ہی البتہ ترغیب وتلقین ہمارا کام ہی توفیق
وہدایت اللہ کی طرف سے ہی چنانچہ سلطان سلیم ملقب
بیاوز نے چاہا تھا کہ نصاراے روم کو داخل اسلام کرے
شیخ الاسلام جمال افندی نے منع کیا اور کہا کہ یہہ لوگ
رعایا ہین انکا حفظ ومحافظت اور نگاہداشت مال ونفوس
کے دین کے رو سے ہم پہ واجب ہی ان پر جبر کرنا خلاف
دین وآئین ہی اور اکبر شاہی کا یہہ دعوی تھا کہ
بادشاہ برسر حق اور شیخ الاسلام برسر باطل ہین اسواسطے
کہ دین ایک ہی کہ وہ منعیر نہین دنیا ہی بخلاف امور
سیاست کے کہ یہہ امور قابل التغیر ہین مطابق مقتضی وقت
کے بس اگر کوئی اور سلطان ایسا کریگا تو مقام شیخ سے
بھی جواب ہوگا جیسا کہ اوسوقت ہین ہوا اور تکلیفات
اور احکام آلہی مثل نماز روزہ زکوۃ وغیرہ اور نواہی
مثل منع زنا وغیرہ اسکی تعمیل نکرنے سے خارج دایرہ
اسلام سے ہو سکتا ہی بلکہ وہ گنہگار مسلمان ہی خدا
چاہے گا تو ان گناہون کو بخش دیگا اور چاہیگا
تو عذاب کریگا پس مغفرت منحصر بمحض فضل وکرم پر خدا
کی اور شفاعت مقربین کے ہی یا کسی عمل صالح کے کرنے
سے بھی مغفرت گناہون کی ہو جاتی ہی اور توبہ کرنے
سے بھی گناہ معاف ہو جاتا ہے مگر انسان کو چاہیے
کہ حقوق عباد سے پاک رہے کہ یہہ گناہ بدون

معاف کرنے اوس شخص کے جسکا حق اسی متعلق ہی معاف
نہین ہو سکتا ہی اور دل شکنی سے بہت بچنا چاہیے ظالم کو
کبھی دنیا ہی مین بدلہ مل جاتا ہی پس قتل اور جنایت
اور عذر دین اسلام مین بہت برا ہی بلکہ چاہیے کہ تمام
افراد نوع انسانی سے مدارات ومراعات کرین بلکہ
تمام جاندارون اور حیوانات پر شفقت وعنایت چاہیے
یہہ اصول شرع ہی مثلا سائیس کو گھوڑے کی خدمت
کرنا بخوف آقا کے نہو بلکہ ایسی محبت کرے جیسی باپ
بیٹی کے ساتھ کرتا ہی کیونکہ یہہ بھی ذی روح ہی اور
منفعت ہی آدم کے واسطے خلق خدا کی تہذیب
اخلاق بہت بڑا مسئلہ دین کا ہی اسکی تفصیل کتب
معتبرہ مین موجود ہی فقط از عمدۃ الاخبار فتح گڑھ

قبول اسلام

جناب محمد شریف صاحب ناظم انجمن خواستگار ترقی
طریقہ محمدیہ بنگلور سلامت۔
از حاجی حکیم محمد فرید الدین عفی اللہ عنہ بعد سلام علیک
اینکہ مسمی رام جیلعل قوم برہمن باشندہ کرنال
بتاریخ ۱۴ ربیع الثانی بمقام کوٹلہ ضلع لودیانہ حاطہ
پنجاب جامع مسجد مین مشرف باسلام ہوا اور عبداللہ
نام رکھا گیا۔ ۱۷ ربیع الآخر شنبہ روز چہارشنبہ
از کوٹلہ مالیر حکیم محمد فرید الدین عفی عنہ

اعلان

بخدمت خریداران اخبار منشور محمدی جناب من

معرفت شیخ ریاض الدین صاحب سابق ہیڈ ماسٹر مارہرہ

جاتا ہی التماس ہی کہ از راہ مہربانی بہت جلد قیمت اخبار روانہ فرماوین ورنہ مجبوراً اونکے نام می درج اخبار کی جاوینگے اور اسکے بعد اگر روپیہ آویگا تو اخبار انکی خدمت مین نہ بھیجا جاوے گا۔

محمد شریف مہتمم اخبار منشور محمدی

ترجمہ اخبارات انگریزی

فیاضی

اخبار انڈین ٹریبون مطبوعہ الہ آباد مین لکھتے ہین کہ مولوی غلام علی صاحب چوہدری زمیندار علاقہ فرید پور ملک بنگالہ نے ۱۰ ہزار روپیہ واسطے توسیع احاطہ ڈھاکہ کالج کے دیا ہی۔ مگر ۲۰ ہزار مین وہ کام پورا ہوگا۔ اور چونکہ گورنمنٹ ایسے کامون مین نصف دیسکتی ہے۔ اسلئے یہہ عمدہ کام جناب موصوف کی عالی ہمتی سے ہوگیا۔ منشور محمدی کاش اسقدر روپیہ مولوی صاحب موصوف چندہ روم مین دیتے تو دین اور دنیا دونون مین نیکنام ہوتے یہہ روپیہ صرف واسطے خوشنودی حکام وقت کے دیا گیا ہی مگر روم کے چندہ مین خدا اور رسول کی خوشنودی کا باعث ہی۔ ہم کو امید قوی ہے کہ مولوی صاحب ممدوح اپنی عالی ہمتی سے ایک رقم کثیر روم کو ایسے نازک وقت مین ضرور روانہ

اشتہار کتب فن مناظرہ اہلکتاب

مفصلہ ذیل کتب مطبع خیر خواہ عالم واقع دہلی مین واسطے فروخت کے موجود ہین اور قیمت بھی بہ نسبت سابق کے کم کردی ہی شایقین کو مناسب ہی کہ قیمت بنام سید میر حسن صاحب رضوی بھیجکر طلب فرماوین

ورنہ یہہ کتابین پھر دستیاب نہونگے۔ اعجاز عیسوی مصنفہ مولوی رحمۃ اللہ صاحب مہاجر مقیم بیت اللہ شریف۔ اسمین اثبات تحریف کتب سابقہ انجیل وغیرہ کا بیان ہی۔ یہہ کتاب اس زمانہ کی تصنیف ہی جبکہ پادری فانڈر صاحب اور مولوی صاحب کا مباحثہ آگرہ مین ہوا تھا اور پادریصاحب شکست کھاکر فرار ہوگئے تھے قیمت عہ

معہ محصول ڈاک۔ ابطال التثلیث یہہ بھی مولوی رحمۃ اللہ صاحب نے اسی زمانہ مین رد تثلیث کے بیان مین تصنیف کی تھی قیمت معہ محصول ۳ر آفتاب عالمتاب مصنفہ مولوی محمد حسن صاحب اسمین اکثر واقعات نبوی کتب انجیل و توریۃ وغیرہ سے ثابت کیے ہین قیمت ۴ر فیصلہ ہای کورٹ عثمانی مصنفہ مولوی میرزا موحد

قبول دین اسلام

بتاریخ ۷ ربیع الثانی ۹۴ھ ہجری نبوی مسمی گنگا دین قوم کھتری ساکن بانس بریلی جو مدت سے پوشیدہ مسلمان تھا اور نیز مسایل نماز سے واقف ہے مشرف باسلام ہوا نام اسکا مولوی سلامت اللہ فی محمد مسلم رکھا آدمی مستعد ہی اب اسکو حافظ سعد اکبر مہتمم مدرسہ اسلامیہ کے سپرد کیا گیا ہی تاکہ کسیقدر علم دین حاصل کرے فقط

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف ناظم و مہتمم کے اہتمام سے چھپا

غزل لغتیہ

زیبا ہی ترے سر پر کیا تاج شفاعت کا
قرآن ملا تجھکو فرمان ہدایت کا

ازواج بی بی ہین اصحاب مومنین
جھوٹا ہو بھلا کیونکر دعوی یہہ رسالت کا

رخنہ جو کہین پاتے اک شور بپا کرتے
واللہ ہین آثار کچھ کار نبوت کا

منکر بھی ہوئے شاہد ہی فارقلیط احمد
ظاہر ہوا یہہ مضمون عیسی کی بشارت کا

اخلاق ترے دمساز اطوار ترے اعجاز
قائل ہو کیون دشمن اب تیری کرامت کا

افعال سے ظاہر ہی اقوال سے باہر ہی
بے نور نہین ہوتا خورشید صداقت کا

نام کہا موسی نے احمد کہا عیسی نے
پھر کیون ہو ترا دعوی محتاج شہادت کا

مقصود عنایت تھی منظور شفاعت کی
کیا شکر کرے امت خالق کی عنایت کا

مخدوم مکرم بندہ جناب محمد شریف صاحب ناظم دمتمم اخبار منشور محمدی دام اقبالہ

تسلیمات - مضمون منسلکہ جو ذیل ساتھ خدمت شریف ہی یہ کہ اسکو اخبار گوہر بار مین جگہہ دیکر بندہ کو مشکور فرماوینگے -

یوحنا کی انجیل کے ۱۴ باب کے ۱۶ آیت مین ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا وکیل دیگا جو ابد تک تمہارے ساتھہ رہیگا - پھر ۲۶ آیت مین ہی لیکن وہ روح صدق جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا - وہ تمہین سب چیزین سکھا دیگا - اور سب چیزین جو مین نے تمہین کہی ہین تمہین یاد دلا دیگا - پھر اسی باب کے ۳۰ آیت مین ہی لیکن مین تم سے بہت کلام نہ کرونگا اس لئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی اور ۱۶ باب کے ۷ آیت سے ۱۴ آیت تک یہہ مضمون ہی کہ حضرت مسیح فرماتے ہین لیکن مین تمہین حق کہتا ہون کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی سود مند ہی کیونکہ اگر مین نہ جاون وکیل تمپاس نہ آویگا - پھر اگر مین جاؤن مین اسے تم پاس بھیجدونگا - اور وہ جب آوے تو جہان کو گناہ سے اور راستی سے اور حکم سے ملزم کریگا - گناہ سے اسلئے کہ وے مجھہ پر ایمان نہ لائے اور راستی سے اس لئے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور پھر تم مجھے پھر نہ دیکھوگے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے - منور بہت سے باتین ہین کہ مین تمہین کہون پر اب تم اسکی برداشت نہین کرسکتے - لیکن جب وہ صدق آوے وہ تم کو ساری سچائی کی راہ بتا دیگا اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا - لیکن جو وہ سنے گا سو کہیگا اور تمہین آیندہ کی خبر دیگا - وہ میری ستایش کریگا - اسلئے کہ وہ میری چیزون سے پائیگا اور

۱۵ باب کے ۲۶ آیت مین ہی پر جب وہ وکیل جسے مین
تمہارے لئے باپ کی طرف سے بھیجونگا آوے - تو وہ میری
لئے گواہی دیگا -
ای بھائیو اچھی راہ کے ڈھونڈنے والو ذرا غور کر کے
انصاف سے اوپر کی عبارتون پر جن مین حضرت عیسیٰ
نے آخری زمانہ کے پیغمبر ہونے کی خوشخبری دی ہی
نظر کرو - خوب سوچو حسد بغض کو دل سے نکال کر اپنی
عاقبت کی راہ کو سنوارو - ایسا نہ ہو کہ حشر کے
میدان مین اوس احکم الحاکمین اور اسکے رسولون کے
سامہنے تمہاری مکر اور حسد کی باتین کھل جاوین پھر
وہان رسوائی اور پشیمانی اُٹھاؤ - بھلا دیکھو تو اس
سے زیادہ اور کوئی کیا کہے گا - جہان فرمایا ہی حضرت
عیسیٰ نے کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا - اور
وہ تمہین دوسرا وکیل دیگا جو ابد تک تمہارے ساتھ
رہیگا - اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ پہلے
وکیل حضرت مسیح تھے دوسرا وکیل جو آویگا پس دونون
کی شان برابر چاہیئے کیونکہ دوسرا نہین ہوتا بغیر پہلے
کے پس جو لوگ کہ اس وکیل سے روح القدس مراد
لیتے ہین وے محض غلطی پر ہین اسلئے کہ روح القدس
تو ہمیشہ حضرت مسیح مین رہتے تھے اور اس عبارت سے
معلوم ہوا کہ وہ وکیل آگے کبھی نہین آیا اب آویگا اور
ہمیشہ رہیگا - یعنے اسکا دین اور اسکا حکم ہمیشہ
جاری رہیگا - سو ایسی صفتین سوا ہمارے پیغمبر کے کس مین

مین اور دوسرا کون ایسا وکیل آیا جس مین یہہ اوصاف
پائی جاتے ہین - اور فرمایا کہ اس جہان کا سردار آتا
ہی اور اس مین مجھ کی کوئی چیز نہین - اس عبارت سے
صاف معلوم ہوا کہ ایسا ایک شخص آنیوالا ہی کہ جہان کی
سرداری اور حکومت کریگا - اور اسمین ایسے وصف ہین
جو حضرت مسیح مین نہین - سو ایسا کوئی شخص سوا ہمارے
پیغمبر کے کون ہی کیونکہ روح القدس جہانکا سردار
اور حکومت کرنے والا نہین - یہہ تو پیغمبری کی شان
ہی - اور بعد حضرت عیسیٰ کی کوئی سوا ہمارے پیغمبر کے
پیغمبر نہین ہوا - اور فرمایا کہ اگر مین نہ جاؤن وکیل
تم پاس نہ آویگا - اور وہ جب آویگا تو جہان کو گناہ
اور راستی اور حکم سے ملزم کریگا اس عبارت سے
معلوم ہوا کہ وہ شخص ایسا ہی کہ لوگون کو گناہ کے
کامون پر ملزم کریگا - یعنے جن لوگون نے اللہ کی مرضی
پر کام نہ کئی یا بت پرستی کی یا حضرت عیسیٰ کو نبی جانا
اونھین سزا دیگا - یعنے ایسی سچی باتین کہے گا اور
سچے معجزے دکھاویگا - کہ منکر لوگ بی شبہ پشیمان
اور ملزم ہونگے - اسمین ایک بات یہہ بھی ہی کہ مخالف
کہینگے کہ حضرت مسیح جھوٹے تھے اور قتل ہوے مگر وہ انکو
جھوٹا بناویگا - حضرت مسیح کی پیغمبری اور اون کے
سچائی اور زندگی پر گواہی دیگا - اور ملزم کریگا منکرون
کو حکم پر کیونکہ وہ سردار ہی جو کوئی اسکی نافرمانی کریگا سزا
پاویگا فقط باقی آیندہ راقم کرم الہی گجرات پنجاب

تثلیث کی پوری تصدیق

اس شہر جبلپور مین ماہ اپریل سنہ حال مین ایک احوال عجیب و غریب ایک دوست سے سنا کہ اس شہر مین ایک صاحب ماتھہ پرشاد نامی مشن اسکول مین انگریزی پڑہنے جایا کرتا تھا اوسکو طلب دین حق کی پیدا ہوئی اسواسطے راہ نجات کے بتلانے والے پادری چمن صاحب سے راہ نجات پاکر کرستان ہوے اور باعث سیکھنے انگریزی زبان کے اگہو بابو لقب پایا اسکے بعد جب مسیح پرشاد نام پایا تو ستر مشن اسکول جبلپور کے ہوے اس ماہ مذکور مین کام کیا کہ ایک شخص ذی لیاقت سیو دیان سنگہہ وکیل کے کوکہ بعمر دس گیارہ سال کا ہوگا زبان انگریزی مشن اسکول مین بابو صاحب مذکور کے پاس جایا کرتا تھا بو صاحب نے انجیل کے اس مسئلہ کے بموجب کہ مسیح تو ہمارے واسطے کفارہ ہو ہی چکے تھے اوس لڑکے کے ساتھہ اغلام کرنے کی نیت سے اوسکا اول گال بکہ کر کاٹ کھایا اور اس مشن اسکول قدیم مین یہہ واردات ہوی کہ جوبجای قدیم گرجا کے ہی جب لڑکے نے شور و غل کیا دکیں صاحب نے بابو صاحب کو بلا کر خوب جوتیون سے سرفراز فرمایا اوسوقت بابو صاحب عاشق مسیح نے مانند مسیح کے صبر کیا جیسا اونھون نے کوڑی کھانے اور تھپڑین کھانا اور سنہہ پہ کے جانے کے وقت کیا تھا اب ایک درجہ نجات کا باقی ہی شاید وہ بھی چند روز مین نصیب ہو کر مسیح کے پاس جا پہونچین گے وہ ترکیب یہہ کہ جیسا اس مسکین نے ایک مرتبہ پرچہ ناصر الاخبار یا خیر خواہ عالم مین کئی سال گذرے دیکھا تھا کہ تین پادریون نے ملکر ایک ضعیفہ مالدار عورت کو کہ جو عیسائی نہی ہوی تھی مار کر اوسکا مال گرجا گھر کے میز تلے گاڑ دیا اور کچھہ باقی لیکر خوب مزے اوڑائے بعد چند روز جب یہہ راز فاش ہوا تو پادری صاحب سزایاب یہان سے کے ہوے جیسا مسیح صلیب پر مرے تھے

ایک دوسرا حال

دوسری ایک اور شاگرد رشید چمن صاحب کے جو نجات پانے کو عیسائی ہوی انکو صدر بازار کے اسکول مین بھیجدیا ماسٹر کیا تھا اوسمین تر کالڑکی کرستانون اور رذیل قوم کے آتے تھے اوسمین ماسٹر صاحب نے ایک خاکروب کی لڑکی پر دست درازی کی اسوقت خاکروبون نے خوب طرح پادری صاحب کو جوتیون کا خلعت پہنایا کہ جو شاید مسیح کو اسقدر کوڑی اور تھپڑ نہ لگی ہون لیکن نہ معلوم کہ پادری صاحب نے انکو کیون نکال دیا اور مسیح کے کفارہ پر ایمان نہ لا کر جو سب گنہگارون کے بدلے صلیب پر چڑہ گیا ایماندار ہین اسواسطے اب تک جمیع پادریان کالے و گورون سے جو ہند سے انگلنڈ تک دیندار ہین فرمائین کہ جب نجات صرف ایمان ہی اعمال سے نہین تو صاحب موصوف نے کیون بعد اعمال کے اسکی سزا کی اور اسکا جواب اخبارون یا چھپوا دین یا منشور محمدی یا کشف الاخبار یا خیر خواہ

یا ناصر الاسلام و مہر درخشان مین درج کراوین تو بذریعہ
اخبارات مسکین دیکھیہ لیویگا کیونکہ یہہ تمام صاحبان مہتمان
اخبارات خیرخواہ سرکار اور خیرخواہ خلق اللہ ہین اور انکے
مضامین تمام صلح کا مفید عام ہین نہ کہ صرف امیرون
اور سردارون کے واسطے جو خاص بطمع دنیا ہون بلکہ
ہم سے فاقہ مستون کے پاس بھی خدا واسطے بلا قیمت
وبلا محصول ڈاک برابر ہفتہ وار آتے ہین کہ جنکا بجز پروردگار
کوئی یار اور مددگار نہین۔

دیگر

عجب قدرت الہی کے کارخانہ مین کہین ماتم کہین شادیانہ
ہین۔ اندنون اس ملک پر ایسا قہر الہی نازل ہو رہا ہی
کہ شاید اگر قیامت ہو جاوے تو تعجب نہین ہر روز اور ہر
وقت انسان کو یہی خیال ہے کہ شام ہی تو صبح نہین اور
صبح ہین تو شام نہین وہ غضب الہی یہہ ہی کہ یہہ موسم
دیکھنا چاہیے کہ ہر قسم کی پیداوار اس فصل کی کچہ تو کیسو
مین کھڑی ہوی ہے کسی کی کٹی ہوی پھیلی پڑی ہے
کسی نے سمیٹ کر کھلیان مین جمع کر رکھی ہی کسی کا پیر
پڑا سو دائین ہو رہی کہین اوڑانے تجویز تھی اور ہر خربوزہ
اور تربوز کا مزہ یاد رہا تھا کسیکے آم کھانے کو رال
ٹپکی پڑتی تھی وہ سب ہماری آنکھون کے دیکھتے یہہ حال
ہو رہا ہی کہ ایام بارش سے تو زیادہ ہر روز پانی کا زور
شور رہتا ہی جسکے سبب سے ندی نالے پور رہتے ہین
خربوزہ تمام اوسمین بہہ گئے زراعت کی یہہ صورت ہی

کہ جہان کی تہان پڑے ہوے ہین یہان تک امید نہین کہ
گھانس اور بھوسا تک کچہ اسکا کارآمد ہوسکے غلہ کا تو ذکر
کیا ہی اور علاوہ اسکے اس ملک سے جو اناج ملکون کو
جاتا تھا اوسکے لاکہون بوجھے اسیتسن دیوے پر پڑے
پڑے اوگ آئے یعنے اسمین انگور نکل آئی اور سڑ گئے
اب سنا ہی کہ وہ سب زمین مین گڑوا دیا جاویگا! اور پانی
کے سوا اولے بھی ہر روز پڑتے ہین اور ہوا بھی اس زور
شور کی چار پانچ بجے سے عنقریب گیارہ بارہ بجے تک
چلا کرتی درخت بڑے بڑے ٹوٹ کر اوڑ جاتے ہین
کوئی جڑ سے اوکھڑے پڑے ہین کوئی درمیان سے
ٹوٹ گئے کسی کا چھت اور گیا ہی صرف پیڑ کھڑا ہی اور
خصوص ۴ ربیع الثانی کو تو اسقدر شہر مین اولہ پڑا
کہ مکانون کے کوٹھیون تک ٹکرے اوڑ گئے اور درختون
مین پتے تک باقی نرہے جو کچہ امید اس فصل کے خورد
و میوہ جات کے حصول کی تھی وہ سب قطع ہو لیکن
اسوقت اور بلا سے بچنے کی ہمارے بھائیون نے بجز
کچہ تجویز نکی کہ اس قہر الہی سے بچکر خدا رسول کی رضامندی
کے کام کرین کہ جس سے ہم کو اور ہمارے بھائیون کو سب
طرح کا عیش دینی اور دنیوی حاصل ہو۔ سنا جاتا ہے
کہ ایک شخص دہرم اتما یعنے مرد خدا نے چند زمیندارون
سے ملکر کچہ چندہ جمع کیا ہی اور آج ۱۵ ربیع الثانی
کو اس چندہ کا کھانا ہونیوالا ہے امید واسطے کہ خدا تعالے
ایک مہینے کی ہمکو مہلت دیوے اور ہوا اور پانی

دوراندیشے نہ پڑین مین کہتا ہون کہ جسقدر ہمت اسوقت
اس پیارے لعل مالگذار نے بہادری اور ہمدردی کی
دکہلائی ہی کہ چندہ جوڑکر کھانا کیا اسیطرح اگر ہر ایک
شخص یہہ حوصلہ کرے کہ ہمیشہ کے واسطے ایک رقم قلیل
پر اس دہرم کھانے کی مقرر کردین کہ وہ سب ایک مجمع
ہوکر کل محتاج غریب یتیم کو دیا جاوے کہ جنکو کوی نہین
دیتا اور نہ وہ مانگ سکتے ہین اور ایک دہرم پیکر کہ خرید کیا
اوس دہرم کھانہ سے لوگون کو مفت تقسیم کرین کہ جس سے
لوگ اپنی دہرم ایمان پر قایم رہکر دوسرون کے دہوکے
مین نہ آوین اگر سب لوگ ایسا کرین اور جسطرح اور کامون
مین مشی بھر خرچ کرتے ہین تو اسمین چٹکی بھر صحیح تو مین
یقین کرتا ہون کہ کہین لوگ ایسا دکہہ نہ اوٹھاوین کیونکہ
خداوند تعالی فرماتا ہی کہ اگر تو اپنی بھائی پر مہربان ہین تو
مین تجہہ مہربان ہون اور جب تو دوسرے کا برا چاہتا ہی
تو مین اوس تیرا ہی برا کرتا ہون پس مناسب ہی ای بھائیو
ایسے ایسے خبرین سنکر غضب الہی کو اپنے سے دور مت سمجھو
اور اوسمین اتفاق پیدا کرو جو کام کرو مشورت
سے کرو ایک دوسرے کے مددگار رہو خدا کو بہی تو
اوسکے رسول کی سنت کو بجالاؤ شاید اگر مسلمانو ہی
کی نحوست سے یہہ قہر الہی دنیا مین نازل ہوا ہو تو کچہہ
تعجب نہین کیونکہ مسلمان خدا کے کلام کے امانت دار
ہین اور یہود و نصارا مجوسیت وغیرہ سے کیا سروکار
ہی اسواسطے خاص کر اسوقت مین مسلمانون کو درگاہ الہی

مطبوعہ جمادی اول ۱۳۲۶ھ جلد ۱

مین توبہ کرنا چاہئے اور حمایت و حفاظت دین اسلام
کی دعوت کرنا چاہئے یا کر نیوالون دعوت اسلام کی
مدد کرنا چاہئے فقط سراج الدین احمد از چیلور

بقیہ صداقت قرانی از کتب ربانی نمبر ۲

دفعہ اب یہان پر چند امر قابل غور ہین ایک تو یہہ کہ
مطابق عباسے اور حسینی اور معالم اور جلالین کے بالاتفاق
یہہ بات واضح ہی کہ صحابہ نے مخاطب صحیح اور مومنین اولین
قرآن کی تہی مثل ابن عباس جرامت کے اور عکرمہ اور سعید
وغیرہ مفسرین متقدمین نے صحف ابراہیم سے مراد سوا
تورات کے اور کتاب سے لی ہی خواہ پیغمبر اسلام کے وقت
مین یہود مین رایج ہو یا نہو اور عدم رواج کا موکد
رسالہ کو خود اقرار ہی اور عباسی سے بھی جو تفسیر ابن عباس
صحابی کی ہی عدم رواج صحف ابراہیم کا واضح ہی ورنہ
حوالہ بعلم الہی نکرتے اور ظاہر ہی کہ صحیفے ابراہیم کے اور
ہون یا بیس اسمین سے اہل کتاب کے پاس اب کچہہ بھی باقی
نہین جاتا پس یہہ کہنا علت محض ہے کہ سارے قرآن
مین کہین کوئی اشارہ نہین پایا جاتا جس سے شبہہ ہو
کہ بجز مروجہ یہود اور کتاب سے بھی پیغمبر اسلام نے رد
ہو علاوہ اس مقام پر اگر یہی مان لیوین کہ صحف ابراہیم
سے مراد معلمات ابراہیمی مندرجہ تورات مین تو پھر اور
آیات قرآن شریف مین کیا کرینگے مثلاً - انا اوحینا

الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من
بعدہ و اوحینا الی ابراہیم واسمعیل

واسحاق ویعقوب والاسباط وعیسی وایوب
ویونس وہارون وسلیمٰن واتینا داود
زبورا ۝ ورسلا قد قصصناہم علیک من
قبل ورسلا لم نقصصہم علیک وکلم اللہ
موسی تکلیما ۝ رسلا مبشرین ومنذرین
لئلا یکون للناس حجۃ بعد الرسل ۝ وکان
اللہ عزیزا حکیما ۝ لکن اللہ یشہد بما
انزل الیک انزلہ بعلمہ ج والملائکۃ یشہدون
وکفی باللہ شہیدا ۝ ترجمہ تحقیق ہمنے وحی
بھیجی طرف تیرے جیسے وحی بھیجی طرف نوح کے اور
پیغمبرون کے پیچھے اوسکے اور وحی بھیجی ہمنے طرف
ابراہیم کے اور اسمعیل کے اور اسحاق کے اور یعقوب
کے اور اولاد اسکی کے اور عیسی کے اور ایوب کے اور یونس
کے اور ہارون کے اور سلیمان کے اور دی ہمنے داود کو
زبور اور بھیجے ہمنے پیغمبر کہ تحقیق بیان کیا ہمنے اونکو اوپر
تیرے پہلے اس سے اور پیغمبر کہ نہین بیان کیا ہمنے اونکو
اوپر تیرے اور باتین کین اللہ نے موسی سے باتین کرنا
بھیجے پیغمبر خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے
تو کہ نہو واسطے لوگون کے اوپر اللہ کے الزام پیچھے پیغمبرون
کے اور ہی اللہ غالب حکمت والا ف

شاہ عبد القادر مترجم یعنے عذر کی جگہہ نرہی کہ ہمکو تیری
مرضی نامرضی معلوم ہوتی تو اوسپر چلتے یہہ اللہ کی
حکمت اور تدبیر ہی واگر زبردستی کرے تو اسکی حاجت

نہین) بقیہ ترجمہ لیکن اللہ شاہدی دیتا ہی ساتھہ اوس
چیز کی کہ اوتاری طرف تیرے اوتاری اسکا ساتھہ علم
اپنی کی اور فرشتے گواہی دیتے ہین اور کفایت ہی اللہ
گواہی دینے والا فقط چنانچہ اس آیت کو بھی انہون نے
اپنے رسالہ کے فصل ۳۱۲ مین نقل کیا ہی اب راقم
خیال کرتا ہی کہ یہی ایک آیت اونکی اوپر والی بیان کی
تردید کو بیسہج پوچھو تو سارے رسالہ کی تردید کو
کافی ہی کیونکہ اوسمین اوحینا الیک ہے تو قرآن مراد ہی
بھلا پھر اوحینا الی نوح کیا مراد لیونگے اسواسطے کہ
نوح کے بھی کوئی کتاب یہود مین رایج نہین شاید یہان
بھی حالات نوحی مندرجہ توراۃ مراد لے لیوین بلکہ
اور جتنے اسماء انبیا علیہم السلام کے یہان مذکور ہین
اور انمین سے کسی کے نام کی کتاب یہود مین رایج نہین
ہی تو شاید وہ اپنی مرضی کے موافق اوسے بھی
ان انبیا کے حالات مندرجہ بیبل مقدس بھی مراد لیوین
تاہم اونکی توجیہ والنبیین من بعدہ مین نہین چل سکتی ہے
کیونکہ نوح اور ابراہیم کے درمیان کے نبیون کا بیبل مین
نہ کچھہ پتہ ونشان ہی اور نہ کسیکی کچھہ حالات اور واقعات
مندرج ہین پس لامحالہ کہنا پڑیگا کہ جو کچھہ ان نبیون کو
دی ہوا تھا وہ پردہ زمین سے گم ہے اور ناچار ہی
تفسیر بالرای کی غلطی ماننا ہوگا کہ فی الحقیقت پیغمبر
اسلام نے اور کتابون اور الہامات ربانی کی بھی
تصدیق کی ہی اور مراد لی ہی جو یہود و نصاری مین

رائج نہ تھی خلاصہ اصل مطلب اس آیۃ کا یہی ہی کہ قریش
اور کفار عرب کو فہمایش منظور ہی کہ،، وحی ہر پیغمبر کو
آتی رہی ہی کچھ نیا کام نہین پر اس کلام مین اللہ نے
اپنا خاص علم اوتارا اور اللہ اس حق کو ظاہر کر دیگا
چنانچہ ظاہر ہوا کہ جسقدر ہدایت اس نبی سے ہوئی اور
کسی سے نہوی ،، موضح القرآن شاہ عبدالقادر مترجم
چنانچہ اسی مطلب کا اشارہ خود مولف رسالہ نے بھی
کیا ہی یعنے،، دوسری بات لایق لحاظ کی یہہ ہے
کہ محمد صاحب کو بھی اوسیطور پر مورد وحی ہونا
لکھا ہی جیسا کہ انبیای سابق ہوے) شہادت
قرانی صفحہ ۱۰۲ اور اصل منشا قرآن اور صاحب قرآن
کا اور مطلب دلی اونکا یہی معلوم ہوتا ہی کہ بقول اے

آیۃ ان ھذا القران یقص علی بنی اسرائیل
اکثر الذی ھم فیہ یختلفون کے یہود
و نصاری کے اختلافات کو مٹانا اور امر حق کو تسلیم
و تصدیق کر دینا اور ناحق کو جھوٹھلا دینا اور بعض
مقامات سے اعراض اور سکوت کر جانا جسکی
حکمت اور مصلحت خدا کو معلوم ہے اور کچھ لحاظ و
پاس اسکا نکرنا کہ تورات یہود جھوٹھی پڑینگے یا
انجیل نصاری کی چنانچہ اسی آیہ مین آگے چلکر تثلیث
انبیا کی تکذیب صریح کی ہے اور کچھ اعتبار اور پاسدار
حضرت متی اور لوقا اور مرقس اور یوحنا کی نہین
کی جسکو انجیل کہتے ہین اور جسکو مولف شہادت قرانی

جسکے نے اپنے مخل مطلب سمجھ کر انتخاب نہین کیا ہی اور اسمعیل
کو پیغمبر بتا کر یہود نصاری کو جھوٹھا ٹھہرایا کیونکہ وہ انکو پیغمبر
کیسا کنیز کے زادہ کہتے ہین اور ایوب کی پیغمبری کے
تصدیق کی اور ہارون اور سلیمان کے بھی اور اسم
تصدیق کے ذریعہ اولد نسمنت یعنی تورات کو کہلا
کہلی جھوٹھا ٹھہرایا کیونکہ اسمین ہارون کو کاہن لکھا ہے
یعنے امام نہ نبی مرسل اور لکھا ہی کہ سونے کا بچھڑا
اونہین نے دہالا تھا اور سلیمان کو لکھا ہی کہ پیرانہ
سالی مین بت پرست ہو گئے تھے اپنی بت پرست
بیبیونکی صحبت سے اور مندر بتون کی بنوائی تھی اور
ایوب کو سارے یہود نصاری نبی نہین مانتے
بلکہ بعض تو اونکو محض اسم فرضی سمجھتے ہین
رب قمانی ڈنیز جو براعالم مشہور یہودی ہی اور ملکر
اور میکاس اور سمعا اور بشپ ہستاک وغیرہم کہتے ہین
کہ ایوب محض ایک اسم فرضی ہی اور کتاب اوسکی
محض ایک افسانہ اور جھوٹھی کہانی ہی اور کامت اور
ذائیل وغیرہ کے نزدیک ایوب کوی شخص تھا اور
لوتھر نے بھی اسکو کہانی ہے،، اعجاز عیسوی صفحہ
و ۱۳ دیکھو اسی اختلاف کے دفع کرنے کو نزدیک
قرآن نے اور قرآن نے ایوب کو نبی مرسل تصدیق
کر دیا ہے اور اونکے قصہ کو مفصل مذکور فرما
اپنا منشا اور مطلب پورا کر دکھایا یعنے وہی بات
کہ ان ہذا القران یقص علی بنی اسرائیل اکثر الذی

ہم فیہ یختلفون ترجمہ یہہ قرآن بنی اسرائیل سے اکثر وہ قصے
بیان کر دیتا ہی جسمین وے لوگ اختلاف کرتے ہین - باقی بندہ

مع الجوائب

تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک رئیس اسٹریا مشرف باسلام ہوے
انہون نے ایک خط شیخ الاسلام کو لکھا شیخ الاسلام نے جو
جواب اسکا تحریر فرمایا ہی خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ آپکا خط موصول
ہوا بادراک مضامین اوسکے مین نہایت مسرور و ممنون ہوا
آپ مجھ سے بابت مشرف باسلام ہونے کی مدد طلب فرماتے
ہین اور آپنے متبع تفاصیل علم کلام اور فلسفت کا کر کے
حقیت دین اسلام کا یقین کیا ہی پس مین آپکو مبارکباد
دیتا ہون کہ حق تعالی نے آپکو بالطاف خفیہ ہدایت طریق
مستقیم کے کی اور مین اپنے تئین بھی مبارکباد دیتا ہون کہ
اس دار فانی مین آپ ایسے صاحب بصیرت سے مجکو اطلاع
حاصل ہوی ناچار آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ دین اسلام
جسمین رہبانیت نہین ہی میرے توسط پر موقوف
نہین ہی بلکہ بغیر توسط کے حاصل ہوتا ہی ہمارا کام فقط
اسقدر ہی کہ مخلوق کو نصیحت کرین اور جن باتون سے
وہ ناواقف ہون انکو تبادین صحت اسلام کے واسطے
توسط رئیس روحانی کا اور موجودگی اوسکی ہنگام ولادت
کی یا نکاح یا عبادت یا وفات کے وقت ضروری
نہین ہی اور ہمارے دین مین یہہ بات نہین ہے کہ بخشا بشر
گناہ اور عقد نکاح اور دفن اموات بدون حضوری
رئیس روحانی کے نہو سکی اور شرف علما کا فقط باعث

علم کے ہی اور علم کو چاہیے کہ ناقصون کو تعلیم کرے اور عدل
و انصاف سے حکم دیوے تمام مسلمانون کو لازم ہی کہ تحصیل
علم کرین اور عدل ہمارے بیان بہت بڑی عبادت ہی
اور اسکی ایک یہی دلیل کافی ہی کہ ایکمرتبہ حضرت علی اور ایک
یہودی مین اسبات کا نزاع تھا کہ ایک خود یہودی کے
پاس تھا اور سکو حضرت علی اپنا کہتے تھے چنانچہ طرف قاضی
شہر کے جو بحکم خلیفہ ثانی مامور تھی تشریف لے گئے قاضی نے
ثبوت طلب کیا آپنے حضرت امام حسن اپنے صاحبزادہ کو
اور حضرت علی اپنے غلام قنبر کو بطور گواہان ثبوت پیش کیا
مگر قاضی نے بحکم انصاف وہ شہادت بسبب اسکی کہ شہادت
ولد بحق والد بلا استثناء مقبول نہین ہی قبول نکی اور دعوے
ڈسمس کیا حالانکہ اسمین شک نہین ہی کہ حضرت علی جھوٹا
دعوی کرتے نہ حضرت امام حسین خلاف شہادت دیتے
اسی طرح بکمال عدالت زمانہ چلدون خلفا کا گذرا اور اسکے
حکومت بنی امیہ پھر حکومت خلفاء عباسیہ کی عدل و
انصاف سے رہے چنانچہ ایکمرتبہ ایک یہودی نے
ابو یوسف قاضی بغداد کے سامنے خلیفہ ہارون رشید
پر کچھ استغاثہ پیش کیا قاضی نے گو کہ بحکم خلیفہ اس منصب
پر مامور تھے مگر براہ انصاف فیصل کیا اور جسوقت دو
یہودی قاضی کے پاس آیا اوسوقت ہارون رشید قاضی
کے برابر بیٹھے تھے قاضی بنظر مساوات بین الخصمین دونون
سے اوٹھے اور یہودی کو خلیفہ کے برابر بٹھایا اور آپ
دونون کے سامنے بیٹھے اور نگوسے بحق یہودی صادر